السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مشائخ اسلام اس مسئلہ کے متعلق کہ ایک شخص مشرک اور پوجاری بلکہ اپنے آپ کی پوجا کروانے والا ہے جس کے پاس نذر (لغیر اللہ) کا مال مویشی یعنی جس طرح دنبے، بکریاں، گائیں وغیرہ وغیرہ ہیں اور یہ مذکور شخص اس مال سے گذر سفر کرتا ہے اور وقتاً فوقتاً فروخت کر کے حوائج دنیوی پوری کرتا رہتا ہے اب یہی شخص بایع ہو کر وہ مال فروخت کرتا ہے اور دوسرا شخص ہمیشہ اس کے مال کا گاہک ہے اب وہ مشرک مذکورہ شخص سے مال منذور لغیر اللہ اپنی رقم سے خرید کر کے بازار میں بیچتا ہے اس طریقہ سے ہمیشہ تجارت کرتا رہتا ہے۔ اب بتایا جائے کہ وہ منذور لغیر اللہ مال دنبے، بکریاں وغیرہ میں مشتری کے لیے کیا حکم ہے؟ ایک مقامی عالم سے پوچھا گیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ مال مشرک نے خرید کیا ہے اور اس کے عوض رقم دی ہے اس لیے وہ اس کے لیے جائز ہے کیونکہ شریعت میں اصل بات اباحت ہے جب اس اباحت کے لیے کوئی مانع وحائل واقع نہیں ہو جاتا مذکورہ بالا صورت میں مشرک نے اپنی رقم دے کر مال خریدا ہے جس کا ناجائز منافع منتقل ہو کر بایع کو پہنچے اس لیے اس مال میں شرعی طور پر کوئی بھی قباحت نہیں اگر مجرم ہے تو وہ ہی مشرک ہے ناجائز مال لیتا رہتا ہے۔

اس کے علاوہ شریعت میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں سے کچھ ذاتی طور پر حرام ہیں جس طرح خنزیر اور میتہ وغیرہما اور کچھ اشیاء ایسی ہیں جن میں حرمت اعتباری ہے اس لیے حرمت ذاتی اور حرمت اعتباری کے فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ منذور لغیر مال حرمت اعتباری سے حرام کیا گیا ہے جس طرح چوری کیا ہوا مال بھی حرمت اعتباری رکھتا ہے مگر جب وہ مال عیوض دے کر حاصل کیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اس طرح اس صورت میں بھی مشتری نے عیوض دے کر مال خریدا ہے لہذا اس پر کچھ ملامت نہیں اب آپ سے گذارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کہ مولوی مذکورہ کی مذکورا بالا فتوی درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

منذور لغیر اللہ مال کی خرید و فروخت اور اکل و شرب سب حرام اور ناجائز ہے کیونکہ اہل بہ لغیر اللہ کی حرمت تمام صورتوں کو شامل ہے۔ کیونکہ زمانہ جاہلیت میں بعض صورتوں میں جانوروں کو ذبح کیا جاتا تھا اور بعض صورتوں میں جانوروں کو بغیر ذبح کیے غیر اللہ کے نام پر نذر کر کے مجاوروں کے حوالہ کر دیا جاتا تھا۔

قرآن کریم نے ان تمام رسومات کو غیر شرعی قرار دیا ہے اسی طرح منذور لغیر اللہ مال کا منافع لینا بھی ناجائز ٹھہرے گا جس طرح سورة المائدة میں ایسے جانوروں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ منذور لغیر اللہ مال کا مالک جو بایع ہے اس کے اس مال کو فروخت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نذر لغیر اللہ سے باز آگیا ہے تبھی تو وہ اپنی ملکیت سمجھ کر وہ مال فروخت کر رہا ہے ورنہ جس مال کو غیر اللہ کے نام پر کیا جاتا ہے وہ اس کے پاس رہتا ہے مثلاً بت یا قبر و قبے وغیرہ کے گرد وہ مال گھومتا رہتا ہے اس کے مال کی خرید و فروخت نہیں ہوا کرتی۔

گذشتہ زمانوں میں بھی مشرکین جانوروں کو بتوں کے نام کر کے ان کو آزاد کر کے چھوڑ دیتے تھے یا پھر آستانوں پر جا کر ذبح کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بایع شخص کا مال اگر منذور لغیر اللہ ہوتا تو وہ مال ضرور کسی جگہ قبر و قبے وغیرہ کے پاس پہنچایا جاتا اور اس کے بیچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باقی مشرک سے منذور لغیر اللہ کیا ہوا مال خریدنا بالکل ناجائز ہے ہاں ان سے ذاتی طور پر جو ان کا ذاتی مال ہو اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔ جیسا کہ احادیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مال اور مختلف چیزیں مشرکین سے خرید کرتے تھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 507

محدث فتویٰ